سے بڑھ کر اور کوئی ہمدرد نہ تھا انہوں نے مصیبتیں برداشت کیں مگر اپنے لئے نہ کبھی رحم کی بھیک مانگی نہ وسائل چاہے۔ غریب اور مخلص کارکنوں کے لئے انہوں نے کوئی مدد کرنے میں کبھی تامل سے کام نہیں لیا تھا۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم نہایت سلجھے ہوئے اور سخن فہم بزرگ تھے۔ اشعار کے ہزارہا نگینے ہر وقت ان کے ساتھ رہتے اور وہ جب چاہتے محفل احباب میں یا مجمع عام میں کسی بہترین نگینے کو الفاظ کی انگشتری میں جڑ دیتے۔ افسوس کہ ان کی سیماب صفت طبیعت نے انہیں جم کر بیٹھنے اور اپنے وسیع ذخائر کو مدون کرنے کی فرصت نہیں دی۔ اس طرح کوئی جامع کتاب ان سے یادگار نہیں ہے۔ لیکن برصغیر پاک و ہند کی نصف صدی کی تاریخ کلی اور کامل طور پر ان کی شخصیت سے متاثر رہی۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی وفات ایک بڑا ملی صدمہ ہے۔ آج ہر پاکستانی کو محسوس ہو رہا ہے کہ شاہ جی کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے کہ وہ کبھی پر نہیں ہو سکے گا۔

وہ لوگ تم نے ایک ہی شوخی میں کھو دئے
ڈھونڈا تھا آسماں نے جنہیں خاک چھان کر

ملت پاکستان پر یہ بہت بڑی آزمائش کا دور ہے۔ ابھی مولوی عبدالحق کی وفات کی خبر فضاؤں میں تھی کہ ایک اور صدمہ عظیم ملک کو برداشت کرنا پڑا۔ یہ لوگ جو بجائے خود ایک تاریخ ہیں۔ ایک ایک کر کے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ملت پاکستان کو اس قابل بنائے کہ ان کے رہنما ان مرحومین کی خوبیوں کو اپنا کر، اس خلا کو پورا کر سکیں۔

ہفت روزہ ''لیل و نہار'' لاہور / تعزیتی شذرہ

تقریر کا جادو۔ استعارہ نہیں حقیقت

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عجب سانحہ ہے کہ اس دور میں جو بھی بزرگ اٹھتا ہے اس کے ساتھ ایک تہذیب کی علامت اٹھ جاتی ہے۔ ایک درخشاں روایت کی مشعل گل ہو جاتی ہے اور اس کے مرنے سے اک دور مر جاتا ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کی صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں تقریر کا جادو استعارہ نہیں مرحوم کی ذات میں ایک حقیقت تھا۔ وہ اپنی سحر بیانی سے لاکھوں کے مجمع کو گھنٹوں محو حیرت رکھتے۔ ہنساتے، رلاتے، تڑپاتے اور آمادۂ عمل کرتے۔ اتنا بڑا شعلہ نوا اور معجز بیاں اب پیدا نہ ہو گا اور وہ اس لئے کہ بقول ایک معاصر

......وہ روایت جس میں لفظ گرمئ آواز کے ساتھ آدمی اور آدمی کے درمیان رشتہ گردانا جاتا تھا اور وہ روایت جس نے خطابت کو جنم دیا۔ کمزور ہو چکی ہے۔

شاہ صاحب مرحوم نے سیاسی تحریکات کے ایک بھرے پرے دور میں آنکھ کھولی۔ جلد برصغیر کے طول و عرض میں برطانوی غلامی کے خلاف بغاوت اور حریت کی علامت بن گئے۔ یہ موقعہ ان تحریکات پر تبصرہ اور افراد کے سیاسی مسلک پر تنقید کا نہیں۔ لیکن شاہ صاحب مرحوم کے لئے یہ کچھ کم نہیں کہ مسلمان قوم کو، جو ماضی کی شاندار روایات کے تصور میں گم تھی یا حال کی شکست اور درماندگی میں مبتلا، خواب سے بیدار کیا۔ ان میں جوش عمل پھونکا اور کچھ کر گزرنے کی ترغیب دی۔ مسلمانوں میں حقیقت پسندی اور خود اعتمادی پیدا کرنے کی جو کاوش سر سید مرحوم اور ان کے رفقا نے کی تھی تحریک آزادی کے عہد شباب میں اسی کاوش کی تکمیل اپنے طور پر شاہ صاحب نے بھی کی۔ مرحوم کے سیاسی مسلک سے بجا طور پر اختلاف کیا گیا۔ لیکن ان کے جذبہ حریت سے انکار ممکن نہ تھا۔ لوگ مرحوم کی شعلہ بیانی پر عش عش کرتے تھے حالانکہ وہ محض ان کی ذات کی نمود نہ تھی۔ وہ آزادی کے انتھک سپاہی تھے اور جب قربانیوں کے دعوے کرتے اور کڑی آزمائشوں کو دعوت دیتے تو رسماً یا لطف بیانی کے لئے نہیں۔ مرحوم جب یہ کہتے کہ تین چوتھائی زندگی ریل میں (شہر شہر کا دورہ کرتے) کٹ گئی اور ایک چوتھائی جیل میں تو حقیقت بھی یہی ہوتی تھی، وہ محض ایک سیاسی رہنما نہ تھے، ایک مکمل شخصیت تھے، مجاہد بھی اور رند بھی! جس طرح لاکھوں کے مجمع میں گرجتے اسی طرح احباب کی محفل میں چہکتے اور اپنی بذلہ سنجی اور خوش گفتاری سے ہر ایک کا دل مٹھی میں رکھتے! شعر و ادب کا مذاق نہایت پاکیزہ رکھتے تھے۔ محبت و مروت، اخلاص اور ایثار و رواداری اور دوست داری کا پیکر تھے اور یہ صفات اب نایاب ہوتی جا رہی ہیں۔

ہفت روزہ ''اقدام'' لاہور / تعزیتی شذرہ

رزم ہو یا بزم ہو، پاک دل و پاکباز!

اگلے روز ملتان میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے انتقال سے تاریخ کا ایک دور ختم ہو گیا ہے شاہ صاحب مرحوم و مغفور ایک سچے مخلص اور پکے مسلمان تھے۔ انہوں نے اپنی تمام زندگی انگریز کے خلاف جہاد میں بسر کی، وہ اس حد تک تن من دھن سے اس جہاد میں شریک تھے کہ انہیں تاریخ کے ایک نازک موڑ پر یہ بات سوچنے کی بھی فرصت نہ ملی کہ انگریز کے بوریا بستر گول کر جانے کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کی پوزیشن کیا ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۳۷ء کے بعد جب ہندوستان میں سیاسیات جدید کا دور شروع ہوا تو متوسط طبقہ کی فعال سیاسی جتھہ بند مجلس احرار اسلام جس میں شاہ صاحب ایک گرم اور تڑپتے ہوئے دل کی حیثیت رکھتے تھے۔ اجتہادی غلطی کا شکار ہو گئے اور تحریک پاکستان کا یہ ہراول دستہ بننے کی بجائے سیاسی بھمبل بھوسوں میں گرفتار ہو گئے اگر اس وقت مسلم لیگ کو مجلس احرار اسلام ایسی فعال جتھہ بند اور جانبدار جماعت کی تائید حاصل ہو گئی